یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوتا ہے

R. L. No 352.

اہلحدیث

امرتسر (پنجاب)

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن + پس حدیث مصطفےٰ بر جاں مسلم داشتن

مت دیکھ کسی کا قول و کردار + اصحاب کرام کی وضع و اطوار

بس مل سکے تو نقل کیا ہے + یاں وہم و خیال کا دخل کیا ہے

جلد ۳ نمبر ۲۳

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ للعہ
والیان ریاست سے " صہ
رؤسا و جاگیرداروں سے " للعہ
عام خریداروں سے عہ
غیر ممالک سے " ۵ شلنگ
" " ششماہی ۳ شلنگ
انڈیا والوں سے عمہ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام
مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے
(۳) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے +

یوم جمعہ مورخہ ۵ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۵ ہجری المقدس مطابق ۱۹ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء

کرشن قادیانی اور ہم

ادہر آ پیارے ہنر آزمائیں + تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

۱۷۔ مارچ کے قادیانی اخبار الحکم میں ایک مضمون نکلا تھا کہ ثناء اللہ امرتسری قسم کھائے کہ مرزا صاحب قادیانی کا کوئی الہام ثابت نہیں۔ اسکا جواب ۲۹۔ مارچ کے اہلحدیث میں دیا گیا تھا کہ ہم قسم کھانے کو طیار ہیں۔ امرتسر یا بٹالہ میں جس جگہ چاہو ہم سے قسم دلوالو۔ مگر پہلے یہ بتلاؤ کہ اس قسم کا نتیجہ کیا ہوگا؟ اسکا جواب کرشن جی نے اپنے اخباروں (بدر مورخہ ۴ اپریل اور الحکم مورخہ ۳۱ مارچ) میں چھپوا دیا ہے۔ ہم اس مضمون کو تمام و کمال ہمارا نقل کرتے ہیں تاکہ ناظرین کو صحیح رائے قائم کرنیکا موقع ملے۔ مزید آسانی کے لئے ہم نے مضمون منقولہ کے فقروں پر نمبر لگا دئیے ہیں پس ناظرین ان نمبروں کو دیکھکر ہماری جوابات کو نمبروار پڑہتے جائیں اور لطف اٹھائیں قادیانی اڈیٹروں سے بھی توقع ہے کہ وہ ایمانداری سے کام لیکر ہماری طرح ہمارا تمام مضمون نقل کرینگے۔ بہر حال وہ مضمون یہ ہے۔

مباہلہ کیواسطے مولوی ثناء اللہ امرتسری کا چیلنج منظور کیا گیا

(حضرت مسیح موعود کے حکم سے لکھا گیا)

مولوی فاضل ابوالوفا ثناء اللہ

صاحب اپنے اخبار اہلحدیث نمبر ۲ مورخہ ۲۹ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء میں حضرت اقدس مسیح موعود کی تازہ تصنیف "قادیاں کے آریہ اور ہم" کا ذکر کرتے ہوئے اور آریوں کی قسم کھانے کے متعلق اپنی پرانی عادت کے مطابق بے جا نکتہ چینی کرتے ہوئے اخیر میں لکھتے ہیں۔

"واں البتہ ہم اپنے وطن کے ذمہ دار ہیں سو ہم تمہارے کرشن کی کذب بیانی پر قسم کھانے کو طیار ہیں آؤ جس جگہ چاہو ہم سے قسم دلوالو۔ مگر پہلے یہ شائع کرادو کہ اس قسم کا نتیجہ کیا ہوگا۔ ہم حلفیہ کہہ سکتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو ہم خدا کیطرف سے مامور نہیں جانتے بلکہ اعلیٰ درجہ کا جھوٹا مکار اور فریبی ہے اور اس کی کوئی پیشگوئی خدائی الہام سے نہیں ہے۔ مرزائیو! سچے ہو تو آؤ اور اپنے گرد

معذرت: میں سفر سے آیا تو ۱۲۔ اپریل کا اخبار مرتب تھا اور مرزا صاحب کے مباہلہ کا جواب جلد دینا تھا اسلئے وہ کام ابھی اسی ہفتہ تیار کیا گیا۔ امید ہے اس تقدیم کو تقدیم ذکر کو اوہ پر قیاس فرمائینگے۔ ایڈیٹر

دائمی اطلاع: گم شدہ نمبر کی بابت پہلے دوسرے ہفتہ اطلاع آنے پر اخبار دوبارہ مفت۔ تیسری ہفتہ قیمت ازاں بعد ۲ ر فی پرچہ۔ نمبر اخبار اور نمبر خریداری لکھنا ضروری ہے۔ مینجر

کو ساتھ لاؤ - وہی میدان عیدگاہ امرتسر طیار ہے جہاں تم ایک دفعہ
پہلے صوفی عبد الحق غزنوی سے مباہلہ کر کے آسمانی ذلت اٹھا چکے ہو
امرتسر میں نہیں تو بٹالہ ہیں آؤ سب کے سامنے کارروائی ہوگی
مگر اس کے نتیجہ کی تفصیل و تشریح کرشن جی سے پہلے کرا دو اور انہیں
ہمارے سامنے لاؤ جس نے ہمیں رسالہ انجام آتھم میں مباہلہ کے لئے
دعوت دی ہوئی ہے کیونکہ جب تک پیغمبر جی سے فیصلہ نہ ہو سب
امت کے لئے کافی نہیں ہو سکتا"

اس مضمون میں سے بے جا طعن و تشنیع چھوڑ کر جس کے جواب کی
ضرورت نہیں۔ اصل مطلب کی بات صرف یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ
حضرت مسیح موعود مرزا صاحب کی تکذیب پر ایسا یقین اور ایمان
رکھتے ہیں کہ وہ اس پر خدا تعالیٰ کی قسم کھانے کو طیار ہیں اور اس
مباہلہ کے واسطے حضرت مرزا صاحب کو بلاتے ہیں اور حضرت مرزا
صاحب سے پوچھتے ہیں کہ اس مباہلہ کا نتیجہ کیا ہوگا اور اس
مباہلہ کے واسطے امرتسر یا بٹالہ میں طرفین کا جمع ہونا تجویز کرتے ہیں۔
اس مضمون کے جواب میں میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو بشارت دیتا
ہوں کہ حضرت مرزا صاحب نے ان کے اس چیلنج کو منظور کر لیا ہے
وہ بیشک قسم کھا کر بیان کریں کہ یہ شخص اپنے دعوے میں جھوٹا ہے
اور بیشک یہ بات کہیں کہ اگر میں اس بات میں جھوٹا ہوں تو لعنت
اللہ علی الکاذبین اور اس کے علاوہ ان کو اختیار ہے کہ اپنے جھوٹا
ہونے کی صورت میں ہلاکت وغیرہ کے جو عذاب اپنے لئے چاہیں خدا
سے مانگیں لیکن خدا کے رسول چونکہ رحیم و کریم ہوتے ہیں اور انکی ہر وقت
یہی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی شخص ہلاکت اور مصیبت میں نہ پڑے
اس واسطے باوجود اس قدر شوخیوں اور دل آزاریوں کے جو ثناء اللہ
سے ہمیشہ ظہور میں آتی ہیں حضرت اقدس نے پھر بھی اس پر رحم کر کے
فرمایا ہے کہ یہ مباہلہ چند روز کے بعد ہو جبکہ ہماری کتاب حقیقۃ الوحی
چھپ کر شائع ہو جائے اور امید ہے کہ بیس پچیس روز تک انشاء اللہ
وہ کتاب شائع ہو جاویگی اس کتاب میں ہر قسم کے دلائل سلسلہ حقہ
کے ثبوت میں خلاصۃً بیان کئے گئے ہیں اور دو سو سے سوا اس
میں نشانات بھی لکھے گئے ہیں یہ کتاب مولوی ثناء اللہ کو بھیجدی جاویگی

اور وہ اس کو اول سے آخر تک بغور پڑھ لے اس کتاب کے ساتھ
ایک اشتہار بھی ہماری طرف سے شائع ہوگا جس میں ہم یہ ظاہر کریں گے
کہ ہم نے مولوی ثناء اللہ کے چیلنج مباہلہ کو منظور کر لیا ہے اور ہم اول
قسم کھاتے ہیں کہ وہ تمام الہامات جو اس کتاب میں ہم نے درج کئے
ہیں وہ خدا کی طرف سے ہیں اور اگر یہ ہمارا افترا ہے تو لعنت اللہ علی
الکاذبین ایسا ہی مولوی ثناء اللہ بھی اس اشتہار اور کتاب کے
پڑھنے کے بعد بذریعہ ایک چھپے ہوئے اشتہار کے قسم کے ساتھ یہ تکذیب
کریں کہ اس کتاب کو اول سے آخر تک بغور پڑھ لیا ہے اس میں
جو الہامات ہیں وہ خدا کی طرف سے نہیں اور مرزا غلام احمد کا اپنا
افترا ہے اور اگر میں ایسا کہنے میں جھوٹا ہوں تو لعنت اللہ علی
الکاذبین اور اسکے ساتھ اپنے واسطے اور جو کچھ عذاب وہ خدا سے
مانگنا چاہیں مانگ لیں ان اشتہارات کے شائع ہو جانے کے بعد
اللہ تعالیٰ خود ہی فیصلہ کر دیگا اور صادق اور کاذب میں فرق کر کے
دکھلا دیگا ہاں اتنی بات ہم اس پر اور بڑھا دیتے ہیں کہ ہم خدا سے
دعا کریں گے کہ یہ عذاب جو جھوٹے پر پڑے وہ اس طرز کا ہو کہ اس
میں کسی انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو۔ باقی رہا یہ امر کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا
مولوی ثناء اللہ کو واقف قرآن ہو کر اس امر کے دریافت کرنے کی
ضرورت نہ تھی۔ مباہلہ کی بنیاد جس آیت قرآنی پر ہے اس میں تو
صرف لعنت اللہ علی الکاذبین ہے اور اس جگہ خدا تعالیٰ نے
لعنت کو قائم مقام ان تمام عذابوں اور وبالوں کا رکھا ہے جو ایک
صادق کی تکذیب میں مکذبین کے لاحق حال ہوتے ہیں اور ہم ایمان
رکھتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ کے متعلق بھی زمانہ بروقت امتحان ان
میں سے کسی کو خود دیکھ لیگا۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ مباہلہ کی تاثیر
کاذب کے لئے ایک ایسے رنگ میں ظاہر ہو کہ جس کو دیکھ کر ایک
زمانہ بول اٹھے کہ یہ ایک صادق کی تکذیب کی سزا ہے معمولی تکلیفات
یا مکروہات کا لاحق ہو جانا فی الواقع تاثیر مباہلہ نہیں ہو سکتا۔ مولوی
ثناء اللہ جو چاہے اپنے لئے اپنی کذب کی سزا میں عذاب تجویز کرے
لیکن خدا تعالیٰ کسی کا محکوم نہیں وہ اپنے منشاء کے مطابق آپ سمجھتا ہے۔
انسانی گورنمنٹ کسی مجرم کو سزا دینے میں مجرم کے منشاء کا لحاظ نہیں

نوٹس
آجتک عام شکایت ہے کہ
نوجوان دوکانداری [illegible]
سود دیکھتے ہیں اور [illegible]
ایک جو کہ درست ہی ہے [illegible]
لئے زندہ مثال قائم کرنیکو [illegible]
بازار میں ایک دکان نہایت [illegible]
کی ہے جس دکان میں ہر قسم [illegible]
قسم کی سیاہی۔ قلم۔ چاقو
پٹیاں۔ اسپنج موم بتیاں
جرابیں قفل۔ ٹرنک [illegible]
ہر قسم کی چھتریاں [illegible]
ولایتی انگلیا [illegible]
پوڈر لیونڈر وغیرہ وغیرہ [illegible]
بکفایت و رعایت ملتی ہیں [illegible]
لائیں وہ بچشم خود [illegible]
سے ایک دفعہ مال منگوا [illegible]
ہمیشہ کیلئے خریدار [illegible]
نوٹ: ہماری ایجاد [illegible]
جرابیں تیار کیجاتی ہیں [illegible]
اور پائیداری میں ولایتی [illegible]
کرتی ہیں سوتی جراب [illegible]
قیمت [illegible]
المشتہر
شیخ نظیر حسین
ڈبی بازار ا[illegible]

تقلیب الاسلام [illegible] ترک اسلام [illegible] منیجر اہلحدیث امرتسر

کرتی تو وہ احکم الحاکمین خدا کیوں کسی مجرم کے من کے جاؤ پورے کرے
فی الواقعہ یہ ایک قسم کی شوخی او گستاخی ہے۔ کہ ہم قرآن کریم کی
آیت مباہلہ کے مقابل تشریحات کے طالب ہوں البتہ ہم ایمان رکھتے
ہیں کہ اگر مولوی ثناء اللہ نے کوئی حیلہ جوئی کر کے اس مباہلہ کو اپنے
سر سے نہ ٹال دیا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ بالضرور مولوی مذکور کے متعلق
کوئی ایسا ہی نشان ظاہر کریگا جو صدق و کذب کی پوری تمیز کریگا۔
آخر درخواست کنندگان عرب نے تو اپنے لئے یہ عذاب چاہا تھا کہ ان
پر پتھر آسمان سے برسائے جاویں۔ خدا تعالیٰ نے ان پر عذاب تو
نازل کر کے انہیں ہلاک کر دیا لیکن پتھر برسانے کی ضرورت نہ سمجھی
دیکھو سورہ انفال رکوع ۴ وَإِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ
الْحَقَّ ... فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ - اور
دراصل مولوی ثناء اللہ جس صورت میں ہمارے کذب پر علیٰ وجہ البصیرت
ایمان رکھتا ہے تو اسے تو مناسب ہے کہ جو شرط ہم کریں وہ قبول کرے
اور ہم کو کسی گریز دبزعم خود ہکا موقع نہ دے اور وہ منظور کر کے ہم کو
اطلاع دے کہ ہم بروقت طیاری کتاب حقیقۃ الوحی کا ایک نسخہ
اسکو بغرض مباہلہ بھیجدیں اور ساتھ ہی لکھدے کہ کتاب کے پہونچنے
پر وہ اس کو اول سے آخر تک بغور پڑھیگا اور پھر وہ اشتہار مباہلہ یہ
اعلان کردے کہ میں قسم کھاتا ہوں کہ میں نے کتاب حقیقۃ الوحی کو شروع
سے آخر تک پڑھ لیا اور میں اس کتاب کو پڑھنے کے بعد بھی مرزا
غلام احمد کو مفتری اور فریبی سمجھتا ہوں اور اس کے تمام الہامات
اور پیشگوئیوں کو افترا سمجھتا ہوں اور اگر میں ایسا کہنے میں جھوٹا ہوں۔ تو
لعنت اللہ علی الکاذبین کی آیت کے ماتحت اللہ تعالیٰ مجھ پر ڈالدے۔
امید ہے اب مولوی ثناء اللہ کو اس خود تجویز کردہ مباہلہ سے گریز کرنے
کی راہیں تلاش کرنے کی ضرورت نہ محسوس ہوگی۔ امرتسر یا بٹالہ
میں مجمع کرنے کی جو تجویز انہوں نے براہ حصول شہرت پیش کی ہے اس سے
بڑھ کر اس طرح ان کی شہرت ہو جاویگی کیونکہ اشتہار کے اندر جو مباہلہ
ہوگا وہ تمام دنیا میں شائع ہو جائیگا اور ہمارے انگریزی رسالہ ریویو کے
ذریعہ سے یورپ امریکہ اور جاپان تک بھی مولوی ثناء اللہ صاحب کا
نام پہونچ جاویگا۔ اس زمانہ میں بسبب مطبع اور ڈاک کے ایسے امور
میں تشہیر کے لئے میدانوں میں جمع ہونے کی ضرورت بھی نہیں رہی
اور اس مباہلہ کی تازہ مثال اسوقت قائم بھی ہو چکی ہے اور وہ یہ
ہے کہ ڈوئی کے ساتھ (جو امریکہ کے ملک میں تھا اور مدعی نبوت تھا)
حضرت اقدس کا مباہلہ ہوا تھا جس کے بعد اول تو وہ ولدالزنا ثابت ہوا
جس کا اقرار اس نے خود بھی کیا اور پھر اس کے مریدوں نے اسکو
تمام جائیداد سے بے دخل کر دیا اور بالآخر فالج میں مبتلا ہو کر خستہ
وخراب حالت میں مرگیا + وہ امریکہ میں تھا اور حضرت اقدس قادیان
میں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ سب زمین خدا کی ہے اور سب لوگ
اس کے دست تصرف کے نیچے ہیں خواہ کوئی امریکہ میں ہو یا ایشیا میں
امرتسر میں ہو یا قادیان میں۔

امید ہے کہ اب اس کے بعد مولوی ثناء اللہ کوئی نیا عذر نہ گھڑیں گے
اور حقیقۃ الوحی کے ملنے اور اس کے تمام و کمال پڑھنے کے بعد فوراً
مباہلہ کا اشتہار شائع کر دیں گے۔ (آپ چیلنج دیتے ہو یا میرا چیلنج منظور کرتے ہو؟)
مولویصاحب کو یہ بھی یاد رہے کہ ہم کو قرآن کریم نے فتنہ سے بچنے کی
تاکید کی ہے۔ امرتسر یا بٹالہ میں مباہلہ کے لئے جمع ہونا ایک قسم کے
فتنہ کو برپا کرنا ہے۔ کیا ۱۹۰۳ء میں حضرت اقدس کا ایام رمضان
میں امرتسر آنا مولوی ثناء اللہ کو یاد نہیں رہا اور جو درندگی اسوقت
مولوی ثناء اللہ کے اہل وطن سے ظاہر ہوئی تھی اس کو بھول گئے
ہیں کیا مولوی ثناء اللہ حفظ امن کا امرتسر یا بٹالہ میں ذمہ دار
ہو سکتا ہے۔ مولوی مذکور کی جو ذاتی وجاہت ہے اس سے تو ہم
خوب واقف ہیں لیکن ایسے مباہلہ میں تو انکی وجاہت بھی خواہ کیسی
ہی ہو جہلا کا مقابلہ نہ کر سکیگی۔ مولوی ثناء اللہ خوب جانتا ہے۔ کہ
حضرت اقدس کا سفر میں روزہ کو چھوڑنا اصل میں تعلیم قرآن کی تبلیغ
تھی لیکن مولوی ثناء اللہ کو یاد ہوگا کہ مولوی مذکور نے اس پتھر
برسانے کے فعل کو عمدہ ظاہر کر کے اپنی فطرت کا اظہار دیا۔ کیا آپ
شہر میں اب مباہلہ تجویز ہونا مناسب ہے مولوی صاحب اگر آپ نے
امرتسر یا بٹالہ کو تجویز کرنے میں گریز کی بنیاد پہلے ہی نہیں رکھی تو

* دہلی میں مرزا صاحب کی چاہتی بیوی کے ہم وطنوں سے کیا ظاہر ہوا تھا؟
کانٹے تو ہر جگہ کانٹے ہی کا پھل دینگے۔ (اہلحدیث)

کیا حرج ہے کہ تحریر کے ذریعہ مباہلہ ہو جائے۔ لیکن اگر آپ اسی پر ہی راضی ہیں کہ بالمقابل کھڑے ہو کر زبانی مباہلہ ہو تو پھر آپ قادیان آسکتے ہیں اور اپنے ہمراہ دس تک آدمی لاسکتے ہیں اور ہم آپکے زادِ راہ آپ کے یہاں آنے اور مباہلہ کرنے کے بعد پچاس روپیہ تک دے سکتے ہیں لیکن یہ امر ہر حالت میں ضروری ہوگا کہ مباہلہ ہونے سے پہلے فریقین میں شرائط تحریر ہو جاویں گے اور الفاظ مباہلہ تحریر ہو کر اس تحریر پر فریقین اور ان کے ساتھ گواہوں کے دستخط ہو جاویں گے اور قادیان آنے کی صورت میں ہم شرط حقیقۃ الوحی کو بھی ضروری نہیں سمجھتے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ مباہلہ کرنے سے پہلے ہمارا حق ہوگا کہ ہم دو گھنٹہ تک اپنے دعاوی اور ثبوت کی تبلیغ کریں اور مولوی ثناء اللہ خاموشی سے سنتا رہے اور بیچ میں نہ بولے اور بعد میں وہ قسم کھا کر یہ کہ میں اس تبلیغ کے سننے کے بعد مرزا غلام احمد کے دعاوی کو صحیح نہیں سمجھتا۔ اگر آخر الذکر مباہلہ کو مولوی ثناء اللہ پسند کرے تو جب چاہے وہ آسکتا ہے البتہ آنے سے پہلے ایک ہفتہ ہم کو اطلاع دے اور اس کے قادیان آنے کی صورت میں اس کی جان اور آبرو کے ہم ذمہ وار ہیں کیونکہ ہماری جماعت مثل بھیڑوں کے ہے اور ہمارے تابع ہے اور ان لوگوں کی طرح درندہ طبع نہیں جن کا نمونہ امرتسر میں دیکھا گیا تھا۔" (بدر۔ ۴ اپریل)

جواب – نمبر اول۔ دوم۔ سوم اور چہارم میں آپنے بالکل سفید جھوٹ سے کام لیا ہے۔ کیونکہ میں نے آپکو مباہلہ کے لئے نہیں بلایا بلکہ آپنے یا آپ کے حکم سے (بقول آپکے دیکھو ۲۹) آپ کے تابعدار مرید ایڈیٹر الحکم نے مجھکو قسم کھانے کے لئے کہا جسکو میں نے منظور کیا ہے۔ افسوس ہے میں نے تو قسم کھانے پر آمادگی کی ہے مگر آپ اسکو مباہلہ سمجھتے ہیں حالانکہ مباہلہ اسکو کہتے ہیں جو فریقین بالمقابل قسمیں کھائیں۔ حلف اور قسم تو ہمیشہ ہر روز عدالتوں میں ہوتی ہے لیکن مباہلہ اُس کو کوئی نہیں کہتا۔ پس ہوش سے سُنئے اور مخلوق کو دھوکہ نہ دیجئے میں نے جو کہا ہے وہی کہئے۔ اپنے معمولی کذب سے کام نہ لیجئے۔ یہ نہیں کہ میں آپ سے مباہلہ کرنے سے ڈرتا ہوں معاذ اللہ جب میں آپکو محض خدا کیواسطے ایک مفسد اور دجال جانتا ہوں نہ اب بلکہ سالہا سال سے تو میں آپ کے مباہلہ سے کیونکر ڈر سکتا ہوں۔ یہ تو نہیں بلکہ آپ کو راست گوئی کا سبق دیتا ہوں۔ کہ آپ عموماً ہر معاملہ میں اور خصوصاً میرے مقابلہ پر کذب بیانی نہ کیا کریں کیونکہ میں آپ کے مکائد سمجھنے میں بفضلہ تعالیٰ مجتہد کا درجہ رکھتا ہوں ؎

بہر رنگیکہ خواہی جامہ می پوش ٭ من انداز قدت را می شناسم

پس میں نے جو کہا وہی میری طرف نسبت کیجئے۔ دروغ گوئی سے کام لیجئے میں نے حلف اٹھانا کہا ہے مباہلہ نہیں کہا نہ میں نے آپ کو دعوت دی ہے بلکہ آپ کی دعوت کو منظور کیا ہے۔ نہ میں نے لعنت اللہ علی الکاذبین کہنا لکھا تھا۔ قسم اور ہے مباہلہ اور ہے۔ قسم کو مباہلہ کہنا آپ جیسے راست گوؤں ہی کا کام ہے اور کسی کا نہیں۔

نمبر ۵ میں بھی آپنے معمولی کذب سے کام لیا ہے۔ بھلا اگر آپ ایسے ہی رحم دل تھے تو پادری عبد اللہ آتھم کی بابت کیوں کہا تھا کہ پندرہ ماہ کے اندر اندر مرجائیگا؟ کیوں آپنے مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری اور اس کے بچگان داماد کی موت کی پیشگوئی شائع کی تھی؟ ہاں ہم تمہاری اس مہربانی کا عذر بھی جانتے ہیں کہ گورنمنٹ سے چونکہ تحریری اقرار ہے کہ میں مرنا کسی کے حق میں موت یا عذاب کی پیشگوئی نہ کرونگا۔ اسلئے اب رحمت اور مہربانی کی سوجھی ہے ؎

عصمت بی بی ست از بے چادری۔

نمبر ۶ کے مطابق بھی ہم لیتا ہیں گر نمبر ۷ میں جو آپ دلائل سنانے کا وعدہ دیتے ہیں۔ کیا اس قسم کے وعدے آپ نے پہلے نہیں کئے تھے کیا آپ کو یاد نہیں کہ شروع شروع میں آپ نے اپنی کتاب **ازالہ اوہام** کے انتظار کرنے کے لئے کیسے کیسے اشتہارات شائع کئے تھے مگر جب وہ نکل آیا تو کیا نکلا۔ وہی بقول شخصے ؎ جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نہ نکلا۔

نمبر ۸ میں بھی آپنے اپنے دجال ہونے کا ثبوت دیا۔ خواہ مخواہ اپنی قسم کا ذکر کردیا ہے۔ جناب ہمنے آپ کو کب قسم کھانے کے لئے کہا۔ ہم تو آپ کو قسم کھلاتے ہیں نہ آپکی قسم کا اعتبار کرتے ہیں۔ خواہ آپ ستّے تو سے پر ...... رکھدیں ہمیں تو قرآن میں آپکی قسم پر اعتبار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ پھر ہم آپ کو کیوں قسم دیں اور کیوں اعتبار کریں۔ ہاں آپنے ہمکو قسم کھانے کے لئے کہا اسلئے ہم تمہارے کہنے سے قسم کھانے کو تیار ہیں۔

نمبر ۹ بھی فضول ہے ہم تو اسی وعدے پر قائم ہیں جو ہم ۲۹ مارچ کو

٭ میر قریب پہلے قادیاں ہوکر تجویز ہوا آپنے حسب وعدہ ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ مجھے دیا تھا۔ ہی کافی ہے ان پچاس کی بھلا کیا حقیقت ہے۔ قف (اہلحدیث)

[illegible] منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

اہلحدیث میں شایع کیا ہے جسکو آپ نے بھی منظور کیا۔ زاید باتوں کو ہم آپکی فضول گوئی جانتے ہیں۔ جب کتاب آپکی نکلیگی تو اُسکا جواب بھی دیا جائیگا سردست توجہاں سے بات چلی ہے وہ یہ ہے کہ آپکے کہنے کے مطابق (دیکھو الحکم ۱۰ مارچ) ہم قسم کھانے کو تیار ہیں قسم کے الفاظ بھی ہم نے لکھ دیے ہیں اور آپ نے منظور کر لئے ہیں باقی فضول۔ نمبر ۱ میں تو آپ مجھکو عذاب کی تعیین کا اختیار دیتے ہیں مگر نمبر ۲ میں اس اختیار کو چھینتے ہیں کیونکہ آپ مجھکو ہیں خدا کیوں کسی ملزم کے کہنے کے چاؤ پورے کرے۔ پس اس اختلاف کو جو بموجب تعلیم قرآن جھوٹ کی علامت ہے آپ اٹھا دینگے تو میں بھی حسب (نمبر ۱) آپکو عذاب کی تعیین سے اطلاع دونگا۔ (نمبر ۱۱) میں آپ فیصلے کے منتظر ہیں۔ کیا ابھی آپکا اور آپکے مخالفوں کا فیصلہ نہیں ہوا۔ اگر نہیں ہوا تو پھر آپ کے دجال کذاب مردود وغیرہ ہونے میں کیا شک ہے۔ کیونکہ آپ نے ۵ نومبر ۱۸۹۹ء کو خود ہی اشتہار دیا تھا جسمیں یہ دعا لکھی تھی:۔

> "اے میرے مولا قادر خدا! اب مجھکو راہ بتلا اگر میں تیری جناب میں مستجاب الدعوات ہوں تو ایسا کر کہ جنوری ۱۹۰۰ء سے اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک میرے لئے کوئی اور نشان دکھلا اور اپنے بندہ کیلئے گواہی دے جسکو زبانوں سے کچلا گیا ہے دیکھ میں تیری جناب میں عاجزانہ ہاتھ اٹھاتا ہوں کہ تو ایسا ہی کر اگر میں تیرے حضور میں سچا ہوں اور جیسا کہ خیال کیا گیا ہے کافر کاذب نہیں ہوں۔ تو ان تین سال میں جو اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک ختم ہو جائیں گے۔ کوئی ایسا نشان دکھلا کہ جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو" (اشتہار ۵ نومبر ۱۸۹۹ء)

یہ دعا باآواز بلند کہہ رہی ہے کہ مرزا صاحب کوئی ایسا نشان مانگتے ہیں جس سے انکا اور انکے مخالفوں کا بکلی فیصلہ ہو جائے۔ حالانکہ بقول آپ کے ابھی تک فیصلہ نہیں ہوا بلکہ اشتہارات شایع ہونے پر آئندہ کو ہوگا۔ پھر ساتھ ہی اس کے اس دعا کے پورا نہونے کی صورت میں آپ نے اپنے لئے یہ فرمایا تھا کہ:۔

> "اگر تو اے خدا تین برس کے اندر جو جنوری ۱۹۰۰ء سے شروع ہو کر دسمبر ۱۹۰۲ء تک پوری ہو جائیں گے میری تائید میں اور میری تصدیق میں کوئی نشان نہ دکھلاوے اور اپنے بندے کو ان لوگوں کی طرح رد کر دے جو تیری نظر میں شریر اور پلید اور بیدین اور کذاب اور دجال اور خائن اور فاسد ہیں۔ تو میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ میں اپنے

تئیں صادق نہیں سمجھونگا۔ اور ان تمام تہمتوں اور الزاموں کا مصداق سمجھ لونگا جو میرے پر لگائی جاتے ہیں۔ میں نے اپنے لئے یہ قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر میری یہ دعا قبول نہ ہو تو میں ایسا ہی مردود اور ملعون اور کافر اور بیدین اور خائن ہوں۔ جیسا کہ مجھے سمجھا گیا ہے" (اشتہار مذکور)

کیا مرزا جی! واقعی آپ ایسے ہی ہیں؟ یہ ترقی آپ کو مبارک ہو (نمبر ۱۲) میں آپ انسانی ہاتھ کی بے دخلی مانتے ہیں مگر پنڈت لیکھرام کو جب کسی انسان نے قتل کیا تو آپ نے اُس کو کیوں اپنا نشان لکھا تھا اور اب بھی لکھ رہے ہیں۔ (نمبر ۱۳) اگر مباہلہ ہوتا۔ تو شاید ضرورت نہ ہوتی مگر مباہلہ تو ہے نہیں بلکہ آپ نے حسب درخواست میری طرف سے قسم کھانے پر آمادگی ہے اسلئے اُس عذاب کی تعیین کرا لینا آیت مباہلہ کے خلاف نہیں۔ علاوہ اس کے میں حضرت کا مزاج شناس ہوں، آپ ہی تو ہیں جو آتھم کی بابت لکھ چکے تھے کہ پندرہ ماہ میں مر جائیگا۔ مگر جب نہ مرا۔ تو کہہ دیا کہ دل میں ڈر گیا ہے۔ پنڈت لیکھرام کی بابت لکھا تھا کہ خرق عادت عذاب آسمانی آئیگا مگر جب وہ معمولی طور پر چھری سے مارا گیا تو آپنے اپنی سچائی کا اظہار کیا۔ مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی کی بابت لکھا تھا کہ تیرہ ماہ میں ذلیل وخوار ہوگا۔ جب مدت گذر گئی تو لکھ مارا کہ چونکہ اُس (مولوی صاحب) نے عجیبت کا صلہ لام غلط کہا ہے اسلئے وہ ذلیل ہوگیا۔ سرکار سے اُس کو مربع زمین ملی اسلئے وہ ذلیل ہوگیا۔ حالانکہ پہلی بات کی مولوی صاحب تکذیب کرتے ہیں اور دوسری بات تو ایسی ذلت کی ہے خدا ہمکو بھی نصیب کرے۔ پھر میری بابت لکھا کہ تو قادیان میں نہ آئیگا لیکن جب میں بلائے بے درمان کی طرح جا پہنچا تو بات بنائی کہ نیک نیتی سے نہیں آیا۔ اپنی آسمانی منکوحہ کے نکاح کا الہام شایع کیا جب مدت گذر گئی تو کہا چونکہ انکو متعلقین دل میں ڈر گئے اسلئے تاخیر واقع ہوگئی۔ غرض اسی قسم کے بہت سے واقعات ہیں جو روزمرہ دیکھنے اور سننے میں آتے ہیں پھر کیا یہ سوال بے جا ہے کہ آپ سے پوچھا جائے کہ وہ عذاب کیا ہوگا۔ کیا یہ مثل غلط ہے من جرب المجرب حلت به الندامة اسی لئے میں پوچھتا ہوں کہ خلاف اُصول پر میرے لئے عذاب کی تعیین کر دیجئے۔ پس آپ دعا کرکے خدا سے اس عذاب کا علم حاصل کریں کیونکہ آپ تو (بقول خود) بڑے مستجاب الدعوات ہیں خصوصاً دشمنوں کے حق میں آپکی دعا رد نہیں ہوتی (دیکھو اپنا اشتہار اور الہام متعلق ڈوئی)

ہے: آزمودہ را آزمودن جہالت است۔

پیارے نبی کے پیارے حالات:۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات مبارکہ۔ قیمت حصہ اول [illegible] قیمت حصہ دوم [illegible]
مینیجر اہلحدیث پریس امرتسر

(ص۱۱۸) آپ کو خدا نے کہا جدہر تیرا منہ اودہر ہی میرا منہ ہے آپ یہ بھی لکھتے ہیں کہ مجھ کو بارہا مخاطب کرکے خدا فرما چکا ہے کہ جب تو دعا کرے تو میں تیری سنونگا (دیکھو اشتہار ۵ نومبر ۱۸۹۹ء ملحق تریاق القلوب) یہ بھی آپکا الہام ہے الفوق معک والتحت مع اعدائک یعنی تو ہمیشہ بلند رہیگا اور تیرے مخالف ہمیشہ نیچے رہیں گے (دافع البلاء) پس آپ کو یہ کیا مشکل ہے کہ آپ اس حلف کے نتیجے سے مجھے ابھی اطلاع بخشیں اور مخلوق خدا کو اپنی نبوت سے فیضیاب ہونے کا موقع دیں لیکن میں پیشگوئی کرتا ہوں کہ آپ کبھی ایسا نہ کرینگے کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ اہلحدیث کا مقابلہ آسان نہیں ہے

بیخودی بے سبب نہیں غالب + کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

(نمبر ۱۴) میں جو آپ نے فرمایا اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ آپ پکے کاذب اور دجال ہیں کیونکہ صوفی عبدالحق غزنوی سے جو آپنے مباہلہ کیا تھا۔ اس کے بعد جو جو ذلتیں آپ پر وارد ہوئی تھیں ایک زمانہ بول اٹھا تھا کہ

مدعی مباہل کو یہ آسمانی + ہوئی جس سے ہو ذلت قادیانی

آتھم کے زندہ رہنے پر جو لعنتیں تم پر پڑی تھیں وہ مباہلہ ہی کا اثر تھا ورنہ تم ہی بتلاؤ کہ عبدالحق پر کونسی ایسی ذلت آئی جس کی نسبت ایک زمانہ بول اٹھا کہ یہ مباہلہ کا اثر ہے۔ (نمبر ۱۵) کا رد آپ نے نمبر ۱۴ میں خود ہی کر دیا ہے کہ مرزائیو! یہی تمہارا مہدی ہے اور یہی تمہارا کرشن گوپال اور یہی تمہارا سلطان القلم ہے جو ایک ہی سطر میں تو مجھے اختیار دیتا ہے کہ جو عذاب چاہوں مانگوں جسکا مطلب صاف ہے کہ جو عذاب مانگونگا وہی آئیگا تب ہی تو فیصلہ ہوگا پھر ساتھ ہی لکھتا ہے کہ خدا کسی کا منشا پورا نہیں کیا کرتا۔ یہ اس لئے کہا کہ اگر وہ عذاب نہ آیا تو کہہ دونگا کہ میں نے پہلے ہی کہدیا تھا کہ خدا کسی کا منشا پورا نہیں کیا کرتا کیا سچ ہے

مجھکو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج + بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

(نمبر ۱۶) بھی نمبر ۱۵ کے برخلاف ہے کیونکہ اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ منہ مانگا عذاب نہیں ملتا پس میں کیوں اپنے منہ سے عذاب کی تعیین کروں اسی لئے تو میں کہتا ہوں کہ آپ ہی اس عذاب کی تعیین کر دیں کیونکہ آپ خود مانتے ہیں اور قرآن سے ثبوت دیتے ہیں کہ خدا کسی مجرم کو منہ مانگا عذاب نہیں دیتا پھر کیوں کہتے ہو کہ عذاب کی تعیین میں کروں۔ مرزائیو! تم ہی اس خبطی کو نہیں پوچھتے کہ کیا کہتا ہے۔ (نمبر ۱۹) میں بھی آپ نے اپنی معمولی کذب سے کام لیا ہے اور اپنے دام افتادوں کی آنکھوں میں مٹی ڈالی ہے۔ بات تو صرف اتنی ہے کہ آپ کے اخبار میں مجھکو قسم کھانے کی بابت کہا گیا میں نے منظور کیا مگر اس شرط پر کہ اس حلف کے نتیجے سے اطلاع دیں اب اس کے بعد آپ نے میری اس تحریک کی منظوری دی بتلائیے شرط ہماری طرف سے تھی یا آپ کی طرف سے ہماری تجویز کو منظور کرنا گویا ہماری شرط کو بھی منظور کرنا ہے باقی یہ کہ آپ کو ہلاکنے نہ دیں تو یہ ہم سے کیونکر ہو سکتا ہے۔ شیروں کو تو قابو کیا جا سکتا ہے مگر گیدڑوں کو کون قابو کر سکے جن کیلئے سب راہیں کھلی ہیں ورنہ دانا سمجھ سکتے ہیں کہ بات صرف دو حرفی ہے کہ آپنے ہم کو قسم کھانے کے لئے کہا ہم نے آپکی دعوت قبول کی مگر حلف کے نتیجے سے اطلاع چاہی بس آپ نے راہ دیکھی ہے

ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا + بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا

(نمبر ۲۰) بیشک بھیجو مگر یقین نہیں کہ آپ اس وعدے کو بھی سچا کریں۔ کیونکہ رسالہ انجام آتھم میں بھی آپنے لکھا تھا کہ جن لوگوں کو اس میں مباہلہ کی دعوت ہو انکو یہ کتاب بھیجی گئی ہے جسکو نہ پہونچے وہ اطلاع دے۔ تو دوبارہ رجسٹری کراکر بھیجی جاویگی۔ مگر میرے نہ پہونچنے کی اطلاع کی تاہم کتاب نہ پہونچی۔ یہ تو ہیں آپکے وعدے۔ سچ ہے

نہیں وہ قول کا پورا ہمیشہ قول دیکر + جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

(نمبر ۲۱) یہ ایک نئی تجویز ہے جب کتاب چھپکر ہمارے پاس آئیگی تو اس وقت اسکا جواب دیا جائیگا۔ سر دست تو آپکی دعوت کے مطابق ہم قسم کھانے کو تیار ہیں بس آئیے اور تشریف لائیے (نمبر ۲۲) بیشک میں نے جس طرح آپ کی تجویز کو منظور کیا ہے اس سے مجھے کسی طرح انکار نہیں۔ یاد رکھو کہ میں کون ہوں ہے

انا طفرة الوادی اذا ما زحمت + واذا نطقت فاننی الجوزاء

(نمبر ۲۳) میں بھی آپ نے غلط بیانی سے کام لیا۔ بھلا میرے جیسے آدمی کو جو محض خدا کے فضل و کرم سے ہندوستان کے اس سرے سے اس سرے تک جلسوں اور مناظروں میں بلایا جاتا ہے اس کو امرتسر یا بٹالہ میں شہرت کی خواہش ہو سکتی ہے؟ ہاں میں آپ کو بتاؤں کہ میں نے ان دو مقاموں کو کیوں منتخب کیا۔ امرتسر کو تو اس لئے کہ ایک دفعہ

پہلے آپکا مباہلہ اسی شہر میں ہو چکا ہے نیز مجھے اس میں آرام بھی ہے۔ کیونکہ میرا شہر ہے نہ کہیں جانا نہ آنا۔ بٹالہ کو اسلئے منتخب کیا کہ میرے اور آپکے درمیان میں ہے اور آپ خود ۲۵ مئی ۱۹۱۰ء کے اشتہار میں بغرض مباحثہ بٹالہ کو منتخب کر چکے ہیں پس یہی وجہ ہے کہ میں نے بھی بٹالہ کو منتخب کیا اگر اس انتخاب میں کوئی شہرت پسندی ہے تو اس کی ابتدا بھی آپ ہی سے ہے۔ اگر اب فساد کا خطرہ ہے تو ۲۵ مئی ۱۹۱۰ء میں جبکہ آپ نے خود ہی بٹالہ کو منتخب کیا تھا۔ فساد کا خطرہ نہ تھا؟ کیا ہی خبط ہے (نمبر ۲۴) میں آپ نے محض جھوٹ اور سراسر کذب سے کام لیا ہے سچے ہو تو اس مباہلہ کے الفاظ نقل کرو اور بتاؤ کہ مسٹر ڈوئی نے تمہارے مقابلہ پر کیا کہا تھا۔ تمہیں خوب معلوم ہے کہ اہلحدیث تمہارے اس قسم کے کذب کئی ایک دفعہ ظاہر کر چکا ہے مولوی غلام دستگیر مرحوم اور مولوی محمد اسمٰعیل مرحوم کی بابت جو تقاضا ان کے مباہلہ کا تم پر مدت سے کیا جاتا ہے آپ پر مسٹر ڈوئی والے مباہلہ کا تقاضا مزید ہے۔ پس سچے ہو تو اس مباہلہ کے اصلی الفاظ میں شایع کرو ورنہ لعنت اللہ علی الکاذبین کہو (نمبر ۲۵) اسکا جواب پہلے آ چکا ہے کہ بٹالہ کا انتخاب آپ ہی نے کیا ہوا ہے (نمبر ۲۶) کیا آپکی طرح قادیان میں آنے پر مجھکو خطرہ نہیں۔ تاہم بٹالہ میں نہ آنے کی کوئی معقول وجہ بتلا دیں گے۔ تو میں قادیان میں بھی آ جاؤنگا۔ کیا آپکو میرا پہلے ایک دفعہ قادیان پر حملہ آور ہونا یاد نہیں۔ اگر تمہیں ذرہ بھی شرم و حیا ہوتی تو تم مجھکو قادیان میں کبھی نہ بلاتے۔ ہندوستان کے ہندو سلطان محمود غزنوی مرحوم کے حملات بھول جائیں تو تعجب نہیں۔ مگر آپکو میرا قادیان پہونچنا نہ بھولنا چاہئے۔ (نمبر ۲۷) بیشک الفاظ مباہلہ مقرر ہو چکے ہیں جنپر ہم نے تمہارے ہی منقولہ مضمون میں خط دیدیا ہے جسکو تم نے بھی منظور کر لیا ہے۔ (نمبر ۲۸) بیشک اپنی سچائی کے دلائل سنائیے لیکن یہ تو بتلائیے کہ وہ دلائل ایسے ہی ہونگے جو آجتک اپنے تمام ملک شایع کئے ہیں جنکا خلاصہ صرف یہ ہے

قلم تیرا ہوا جب آشنا گوہر فشانی سے + عبارت کو سبکدوشی ہوئی بار معانی سے

یا کوئی ایسے دلائل ہیں جو ابھی تک خاص میرے ہی لئے ریزرو و محفوظ کر رکھے ہیں اگر کوئی خاص دلائل ہیں تو میں بخوشی سنونگا اور اعتراض بھی کرونگا۔ کیونکہ ازالہ اوہام میں آپنے مباہلہ سے پہلے مباحثہ ہونا ضروری لکھا ہے۔ پس حسب تجویز آپ کے میں آپ سے مباحثہ بھی کرونگا۔ مگر خطرہ ہے کہ آپکو اس وقت کوئی الہام نہ ہو جاوے کہ مجھے خدا نے مباحثہ کرنے سے منع کر دیا ہے جیسا کہ میرے قادیان پہونچنے پر آپ نے کہدیا تھا۔ (نمبر ۲۹) آپ بالکل جھوٹے ہو۔ تمہاری جماعت کے اکثر لوگ بھیڑیا نہیں بھیڑئیے ہیں بد خلق ہیں۔ خود غرض ہیں۔ سفلہ ہیں۔ دل آزار ہیں۔ بد تہذیب ہیں۔ کجمل ہیں۔ متکبر ہیں۔ کینہ توز ہیں۔ ہم نہیں کہتے تم خود کہتے ہو۔ غور سے سنو تمہارا ہی کلام سناتا ہوں اور تمہیں کو شہادت میں پیش کرتا ہوں۔ آپ شہادۃ القرآن جلسہ ۱۸۹۳ء میں لکھتے ہیں کہ:-

"مولوی نور الدین صاحب بارہا مجھ سے تذکرہ کر چکے ہیں کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے ابتک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیزگاری اور للہی محبت باہم پیدا نہیں کی سو میں دیکھتا ہوں کہ مولوی صاحب موصوف کا یہ مقولہ بالکل صحیح معلوم ہوتا ہے بعض حضرات ایسے کجدل ہیں کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں۔ مارے تکبر کے سیدھے منہ سے السلام علیک نہیں کر سکتے۔ چہ جائیکہ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آئیں اور انہیں سفلہ اور خود غرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنیٰ ادنیٰ خود غرضی کی بنا پر لڑتے ہیں اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں اور ناکارہ باتوں کیوجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہونچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں اور کہانے اور پینے کے قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں"

مرزائیو! تمہارے پیر بلکہ پیغمبر صاحب نے تمکو یہ اچھا سرٹیفکیٹ دیا ہے تمکو مبارک ہو۔

مختصر یہ ہے کہ جہاں سے بات چلی ہے اُس کو یاد کیجئے اُس کے مطابق ہم قسم کہانے کو طیار ہیں مگر پہلے یہ بتا دو کہ اس قسم کا نتیجہ کیا ہوگا کیونکہ تمہارا تجربہ ہو چکا ہے کہ تم معمولی معمولی واقعات کو اپنی پیشگوئی کی صداقت بتلایا کرتے ہو اس لئے خطرہ ہے کہ کہیں مجھ کو زکام ہو یا تکسیر پہوٹے تو آپ اسی کو اپنی صداقت کا انسانی ہاتھوں سے بالاتر آسمانی نشان بنا لیں میں آپ کی ان چالبازیوں سے خوب واقف ہوں ؎

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤگے نہیں
گرچہ ڈھونڈوگے چراغ رخ زیبا لیکر

ahmadimuslim.de

اہلحدیث کانفرنس

اس کے مقاصد اور کارروائی کی بابت جناب حاجی ممتاز احمد صاحب

ازبنارس تحریر فرماتے ہیں:۔

(الف) توحید و سنت کی عام اشاعت کرنا۔

(ب) رسومات قبیحہ کے انسداد میں کوشش کرنا۔

(ج) اہل اسلام کو عموماً اور اہل حدیث کو خصوصاً گورنمنٹ کے حقوق بتانا۔

ہر سہ مقاصد کا صرف تین چار روز کے سالانہ جلسہ میں پورا ہونا ناممکن ہے کیا ان مقاصد کا پورا کرنا بذریعہ اشتہارات و اخبارات و اشاعت کتب و رسائل کے ہوگا یا جس طرح انجمن حمایت الاسلام دہلی نے علماء و واعظین کو دورات و قصبات و شہروں میں بھیجکر ان کے وعظ و نصائح سے خیال کیا ہے۔ اور کسی قدر وہ انجمن اس میں کامیاب بھی ہوئی ہے یا کوئی اور طریقہ اختیار کیا گیا ہے یا آئندہ کیا جاویگا؟

راقم آثم کی خاص رائے۔ اہل حدیث کانفرنس جبکہ مخصوص ہے عام مجلس اہل حدیث اگر ہر شہر میں ایک خاص انجمن اہل حدیث جدا قائم ہو اور یہ انجمن عام یا اہل حدیث کانفرنس ان تمام انجمنوں کی سردارو سرپرست قرار پاوے تو اس صورت میں اہل حدیث کانفرنس کو اپنے مقاصد کے پورا کرنے کا موقع بااحسن وجوہ ہوگا اور امداد مالی کی امداد و اعانت اور انجاح مرام کی پوری امید ہوگی اور مبتلائے نزاعات کو اصلاح کی کامل توقع۔ کیونکہ بہ نسبت شخصی استدعا کے اجتماعی ہیئت سے اگر ہو۔ زیادہ قابل توجہ و سماعت کے ہوتی ہے۔ لہذا انعقاد انجمن ہائے خاص کے بارہ میں ہر شہر و قصبات کے اہل حدیث کو جناب سکرٹری صاحب و دیگر اعیان اہل حدیث کانفرنس رغبت دلادیں۔ دوسرے یہ شہر دہلی میں بوجہ تعدد و کثرت علماء و تحقیق مسائل کے قدرے قدرے اختلاف کے سبب جدا جدا ٹکریاں اہل حدیث کی قرار پائی ہوئی ہیں انکی اصلاح و اتفاق میں اعیان و اراکین اہل حدیث کانفرنس اول دو زیادہ کوشش فرماویں۔ خدا اپنے فضل سے اصلاح باہمی مسلمانوں میں عطا کرے۔ آمین۔

جواب

ان مقاصد کو پورا کرنے کیلئے ہر ممکن ذریعہ سے کام لیا جاویگا۔ مگر بحکم لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَا آتَاهَا جس قدر وسعت ہوگی اسی قدر پاؤں پھیلائے جائیں گے مختلف شہروں میں جلسے کرنے سے غرض بھی یہی ہوگی کہ کانفرنس کے ہمدرد پیدا ہوں جن سے اس کے مقاصد کا حصول آسان ہو۔ آپ نے جو طریقہ بیان کیا ہے وہ بھی کانفرنس کے ملحوظ خاطر ہے اور اس کے علاوہ کوئی ایک اور ذرائع بھی ہیں جو ہنوز دہلی نذ دست کے مصداق ہیں۔ بس آپ مطمئن رہیں۔ شہر دہلی بیشک قابل توجہ ہے مگر آہ دہلی! اتنے بڑے شہر میں ایک ہمدرد قوم تھا جس کی ذات پر بہت کچھ توقع تھی وہ زیر زمین دفن ہوگیا دیکھیں اس کے جانشین اس کی جگہ کو کیا شان سے پورا کرتے ہیں۔ دہلی میں جو تفرقہ زور پر ہے اہلحدیث کانفرنس بھی جب اتنے زور پر پہونچیگی تو صلاح ہوگی کیونکہ جس قدر مادہ ثقیل ہو اسی قدر مسہل تیز ہو تو صفائی ہوتی ہے ورنہ نہیں۔ پس آپ اہل حدیث کانفرنس کی ترقی کیلئے دعا کریں۔ خدا قبول کرے اور ہم کو اخلاص بخشے آمین۔

مشکل یہ ہے کہ ہمارے علماء باہمی لڑنے کی غرض تو یہ ظاہر کرتے ہیں کہ فریق مخالف کو ہدایت پر لاویں۔ مگر غور سے دیکھیں تو جو طریق یہ حضرات مخالف کی اصلاح اور ہدایت چاہتے ہیں اس طریق سے ہمیشہ بجائے ہدایت کے ضلالت پھیلتی ہے۔ مخالف کی اصلاح جیسی محبت و ملاطفت سے ہوتی ہے دور رہنے اور رکھنے سے نہیں ہوتی۔ باہمی ملنے سے تبادلہ خیالات ہوتا ہے ملاقات میں محبت بڑھتی ہے۔ مگر ہم اس کو سمجھائیں بھی تو ہمارے حضرات نے ایک حدیث یاد کر رکھی ہے کہ من احب لله وابغض لله جو کوئی اللہ کیواسطے محبت رکھے اور اللہ ہی کے واسطے بغض رکھے وہ مومن ہے۔ یہ فرمان نبوی بالکل صحیح ہے مگر قابل غور بات تو یہ ہے کہ ہمارے مخالف رائے کے کل افعال کیا ایسے ہی ہیں کہ بغض دعنادی کے مستلزم ہیں یا کوئی کام ان میں ایسا بھی ہے کہ انکی وجہ سے وہ محبت کا مستحق ہے؟ غالباً مسلمان تو ایسا کوئی نہ ہوگا جس کے سب کام برے ہوں اور نہیں تو توحید و رسالت کا اقرار تو کرتا ہوگا۔ پھر کیا اگر وہ بری کاموں کیوجہ سے بغض کا مستحق ہے تو بھلے کاموں کیوجہ سے محبت کا مستحق نہیں ہے؟ پھر ایسی علیحدگی کیوں اس سے کیجاوے کہ جس سے ثابت ہو نصف حدیث پر تو عمل ہو مگر نصف پر نہیں۔ پس بغور دیکھیں تو حدیث باہمی ملکر

سے بننے اور محبت سے تبادلہ خیالات کرنے کی تاکید کرتی ہے نہ کہ علیحدگی کرنے کی مگر حضرات علماء کو کون سمجھائے دیکھ جس نے اُن سے فتویٰ لگوانا ہو۔ قرآن مجید میں یہودیوں کی مذمت کیگئی ہے کہ کچھ حصہ کتاب کا مانتے ہیں اور کچھ نہیں مانتے۔ افسوس ہے کہ آج ہم اہلحدیثوں میں بالخصوص عیب پایا جاتا ہے کہ جو بھی کسی میں کوئی بات اپنی تحقیق کے خلاف پا دیکھتے جھٹ سے اُس کے تمام حسنات سے اغماض کر کے مجموعہ عیوب اُس کو بنا دینگے اور یہ حدیث اور اس کے بہم لکھنے کی اور حدیثیں اُس کے حق میں پڑھ دینگے الی اللہ المشتکیٰ۔

غرض اہلحدیث کانفرنس کو سب باتیں ملحوظ ہیں اور ہر ایک ممکن طریق سے وہ عمل کریگی۔ انشاء اللہ

غریب فنڈ

میں منشی مہرالدین صاحب از امرتسر کوچہ شیخاں نے ۱۲ ہم دئیے ہیں اور میاں دین محمد صاحب از مقام دھاری ضلع امراوتی ۱۲ میزان سابقہ ۱۴

آئندہ کے لئے

یہ انتظام کیا گیا ہے کہ جو صاحب کوئی مسئلہ بذریعہ اخبار دریافت کریں وہ فی سوال ایک پیسہ کا ٹکٹ ساتھ بھیجیں اور جو قلمی جواب چاہیں وہ فی سوال دو پیسے کا ٹکٹ ساتھ بھیجیں۔ یہ سب آمدنی غریب فنڈ میں دی جائیگی۔

درخواست نمبر ۳۱ - میں ایک غریب آدمی ہوں مگر اخبار اہلحدیث کا شائق۔ حافظ محمد حسین امام مسجد امرتسر کٹرہ سفید کوچہ موچیاں۔

درخواست نمبر ۳۲ - مہربانی کر کے اخبار اہلحدیث ایک سال کے لئے مفت ارسال فرما دیں۔ محمد سعید امام جامع مسجد از مقام سونڈیکی باجوان براستہ پوڈہ ضلع سیالکوٹ۔

درخواست نمبر ۳۳ - میں ایک غریب آدمی ہوں اخبار مفت جاری کرا دیں۔ دعا خیر سے یاد کرونگا۔ میاں محمد الدین چنڈی ابدال ڈاکخانہ منادر ضلع امیرپور (علاقہ جموں)

درخواست نمبر ۳۴ - مجھ کو تفسیر ثنائی کا از بس شوق ہے کوئی صاحب خرید دیں تو خدا سے اجر عظیم پاویں گے۔ محمد اسماعیل معرفت شیخ شاہ محمد از مقام محمد پور ڈاکخانہ کوٹ بادل خاں ضلع جالندھر

درخواست نمبر ۳۵ - مجھ کو اخبار اہلحدیث کا شوق ہے۔ مگر غریب ہوں۔ محمد اسماعیل طالبعلم

قابل توجہ مرزا صاحب اور مرزائیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میں نے کل ۸ - اپریل سنہ ۱۹۰۸ء کو وقت ۱۰-۱ بجے دن کے سنا کہ منشی الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ لاہوری مصنف عصائے موسیٰ ملہم ربانی آج رات کو اس جہان فانی سے انتقال فرما گئے دل کو سخت صدمہ ہوا اُسی وقت سے رنج اور غم میں مبتلا ہو گیا۔ رات کو بعد نماز عشاء اُسی غم میں سو گیا۔ بعد ۱۲ بجے رات کے آنکھ کھلنے کے بعد غنودگی میں رضائی میں پڑا ہوا تھا معلوم ہوا کہ مولوی برہان دین جہلمی و مولوی عبدالکریم سیالکوٹی اور اڈیٹر اخبار البدر مرزائیوں کو بسبب تقلید مرزا قادیانی کے فرشتے سخت عذاب کر رہے ہیں اور وہ لوگ مرزائی ہونے سے انکار کر رہے ہیں اسواسطے مرزائیوں کی نسبت شہادت لینے کے واسطے منشی الٰہی بخش صاحب برگزیدہ بارگاہ صمدانی کو نہایت عزت کے ساتھ طلب کیا گیا ہے جو کچھ منشی الٰہی بخش صاحب ملہم ربانی مرزائیوں کی نسبت شہادت پیش کرینگے اُسی طرح عمل درآمد کیا جاویگا۔ اس بات کو سنکر دل کو اطمینان ہو گیا۔ اسواسطے بھائی مرزائیوں کو اور بخصوص مرزا صاحب کو آگاہ کرتا ہوں کہ قیامت قریب آ گئی ہے مگر ابھی تک دروازہ رحمت کا واسطے قبول ہونے توبہ کے کھلا ہے۔ مرزائیوں کو لازم ہے کہ جلدی توبہ کریں اور تقلید مرزا سے علیحدہ ہو جاویں۔ ورنہ تمہارا بھی یہی حال ہوگا میں صرف بطور خیر خواہی کے آپ لوگوں کو اطلاع دیتا ہوں۔ پہلے بھی بذریعہ قطع الوتین اور کھلے خط کے اطلاع دی گئی ہے۔ اب پھر تبلیغ کرتا ہوں آئندہ اختیار ہے۔ (وما علینا) محمد یوسف پنشنر بقلم خود از امرتسر ۹ اپریل سنہ ۱۹۰۸ء

اڈیٹر - اگرچہ شریعت میں ایسے الہامات اور مکاشفات امت کا کچھ بھی درجہ ہو لیکن مرزا صاحب قادیانی کا چونکہ یہ اصول ہے کہ

"ایک متدین عالم کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ الہام اور کشف کا نام سنکر چپ ہو جائے اور لمبی چون و چرا سے باز آ جائے" (ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۱۲)

اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا صاحب اور مرزائی اس کشف یوسفی کے سامنے اپنی دینداری کا ثبوت دیتے ہیں یا کچھ اور۔

ثبوت از اہلحدیث [illegible] عصائے الٰہی [illegible] قسطاس [illegible]

چالیس سوالوں+ کے چالیس جواب

(سلسلہ کے لئے دیکھو اہلحدیث ۵ اپریل)

(۲۱) صحیح مسلم کی حدیث میں اس طرح وارد ہے کہ جوتے کثرت سے پہنے رکھو کہ جبتک آدمی جوتہ پہنے رہے وہ سوار رہتا ہے۔ اس میں کسی موقعہ کا استثنا نہیں ہے۔ البتہ سنن ابوداؤد میں ابن عباس سے مروی ہے کہ جب آدمی بیٹھے تو جوتے کا اتار کر رکھدینا سنت ہے۔ کھڑے جوتہ پہننا ترمذی وابوداؤد وغیرہ میں منع آیا ہے (شاید کہ وہ جوتے تسمہ دار ہوتے تھے انکے کھڑے پہننے میں دقت ہوگی)

(۲۲) چمچہ میں کھانے پینے سے اگر کسی غیرقوم کا تشبہ مقصود نہو تو کیسا حرج ہے؟

(۲۳) صحیحین میں انس رضہ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جب حضرت نے وفات پائی کل آپکے سر و ریش مبارک میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔ نیز بخاری میں مروی ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس کچھ آپ کے رنگین (مخضاب) بال موجود تھے۔ اور بخاری میں آپکے مبارک قدمین کے وصف میں ضخم یعنی پرو عظیم کا لفظ آیا ہے اور شثن القدمین بھی آیا ہے یعنی تن آور وزور اور ظرفوں والے قدم اور چلنے میں آپکا قدم آگے کو جھکتا تھا۔ پس جو لوگ اس حلیہ کے بال اور نشان قدم حضرت سے منسوب کریں تو ان سے سند صحیح طلب کرنی چاہئے تب تصدیق ہو سکتی ہے ورنہ محض دکانداری کا گمان ہے۔

(۲۴) مخدرات بھی صف باندھکر اقتدا کرسکتی ہیں عورتوں کو پیچھے ہی صف باندھنے کا حکم حدیث میں آیا ہے تارک تراویح آثم نہیں ورنہ حضرت اس بارہ میں تاکید فرماگئے ہوتے۔ نیز عمر رضہ مروج تراویح خود تراویح میں شامل نہیں ہوتے تھے بلکہ جب ایک رات مسجد میں جماعت تراویح کا ملاحظہ کرنے آئے تو آپ کے ساتھ اور شخص بھی تھا معلوم ہوتا ہے کہ تراویح پر نہیں ساتھ شامل ہوتے تھے۔ مگر اکیلے زیادہ اور عمدہ عبادت ذکر لیتی ہو۔ تو حتی الامکان جماعت تراویح سے الگ رہنا بھی بڑی محرومی ہے۔

(۲۵) مخدرات کی بہبودی میں کسی طرح کی مدد دینا تعاون علی الاثم ہے اور ممنوع ہے ایسے ہی افیون جو کہ مخدر ہے لیکن تماکو میری سمجھ میں مخدر نہیں ہے اسی لئے حرام بھی نہیں ہے ہاں حقہ نوشی بوجہ بدبوئی کے بری ہے اور اس میں اعانت بھی بری بلکہ عرفاً ذلت کا باعث جسکا بیچا اٹھانا روا نہیں ہے۔

(۲۶) جناب استاذنا حاذق الملک حکیم عبدالمجید خانصاحب مرحوم دہلوی یوں تقریر فرمایا کرتے تھے کہ ولایت والوں کے غذائی مسالا بوجہ ملکی سردی کے شہونس واقع ہوئی ہے اس لئے انہیں متناولات میں کسی نفوذ دہ بدرقہ کے ملانے کی اشد ضرورت ہوتی ہے اسی لئے اشیائے ساختہ ولایت میں شراب ضرور ملائی جاتی ہے۔ اگر یہ صحیح ہو تو انگریزی بسکٹ وغیرہ قطعی حرام ہیں ورنہ ناپاک چربی وغیرہ کی ملاوٹ کے زیادہ گمان پر بھی مشتبہ ہیں اور اگر کوئی متعین شبہ نہو تو حسب منطوق وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَّكُمْ حلت سمجھنی چاہیئے۔

(۲۷) ضعیف حدیث کئی قسم کی ہوتی ہے مثلاً ایک تدلیس کا ضعف ہے جو اور روایتوں کی متابعت سے زائل ہو سکتا ہے اور بعض ضعف ایسے ہیں۔ جو امت کی تلقی بالقبول سے رفع ہوگئے ہیں پس مطلقاً ہر ضعیف پر عمل کرنا گناہ میں داخل نہیں ہو سکتا بلکہ اگر نہایت شدت سے ضعیف نہو تو مستحبات میں احتیاطاً اسپر عمل کرنا ہی بہتر ہوتا ہے بشرطیکہ کسی شرعی قانون پر منطبق ہو۔

(۲۸) انگوٹھی کی عام استعمال سے ممانعت نہیں آئی۔ لیکن مشکوۃ میں حدیث ہے کہ چاندی کی ہو اور مثقال (ساڑھے چار ماشہ وزن) سے کم ہو۔

(۲۹) سورہ ملک وغیرہ جن میں ہے کہ اللہ تعالی نے ستاروں کو رجم شیاطین بنایا ہے جسکی کیفیت تفسیر وغیرہ میں علی رضہ وابن عباس رضہ سے یوں نقل کی ہے کہ ستارہ خود نہیں ٹوٹتا بلکہ جس طرح چراغ سے چنگاری گرتی ہے اسی طرح ستارے سے ایک آگ کا شعلہ گرتا ہے۔ واللہ اعلم

(۳۰) ریشمی ازار☆ مردوں کو بالاتفاق ناجائز اور السی وغیرہ کا کپڑا جائز ہے

(۳۱) برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے خفیف جرم کے بدلہ جان سے کیوں ماریں۔ ہاں ماری ہوئی چیز کے برابر نمک وغیرہ کے تصدق کا حکم ہی کہیں نہیں ہے صحیحین میں روایت ہے کہ کسی پیغمبر کو ایک چیونٹی نے کاٹا۔ انہوں نے ان چیونٹیوں کا بل کا بل ہی جلا ڈالا اللہ تعالی نے سب کے جلا دینے پر باز پرس فرمائی ورنہ صرف موذی کے مار ڈالنے پر کوئی مواخذہ تھا

(باقی دارد)

+ بوجہ عدم گنجائش فتوے نہیں لکھے گو یہ مضمون بھی تو فتوے میں اصلی نبی کو قائم مقام کہیں۔ ایڈیٹر + حضرت تو ہی اسپیلو نہ پینے والے کو پینے سے بکرا جاتا ہے ☆ ریشمی ازار تو کوئی نہیں ہوتا صرف ازار ہوتا ہے

انتخاب الاخبار

افسوس منشی الٰہی بخش صاحب لاہوری مصنف عصاء موسیٰ بھی طاعون سے شہید ہو گئے (دیکھیں قادیانی کرشن جی کیا کہتا ہے غانیگے۔ مگر یاد رکھیں۔ اہلحدیث انکی کہاسننے کو ہر وقت طیار ہیں) ناظرین مرحوم کیلئے جنازہ غائب پڑھیں۔

ایک آنہ والے نکل کے جدید سکہ کے مضروب ہونے سے سنہ رواں میں گورنمنٹ کو دو لاکھ روپے کا فائدہ ہوگا۔

فریدکوٹ نابالغ راجہ صاحب اور آپکے برادر خورد کے اتالیق و ادیب مسٹر ... ایچ ولسن مقرر کئے گئے۔ (کیا ہندوستانی اتالیق کوئی نہ تھا۔ کیا نائب مولوی ولی اللہ صاحب جو پہلے راجہ صاحب کے اتالیق تھے اس کام کو بخوبی انجام نہ دیسکتے)

قحط کا خرچ سنہ رواں میں بنگال میں ۱۰ لاکھ جو کہ متعدد اکرواد دہ ہیں ۱۹ لاکھ بمبئی میں ... لاکھ اجمیر ... میں ۵ لاکھ کے قریب ... ہے۔

انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ میں ۱۸ ہزار روپے نقد وصول ہوئے۔ اسی قدر روپے چندہ دینے کا اقرار ہوا۔ حاجی ڈاکٹر غلام نبی نے دو ہزار روپیہ سے اسلامیہ کالج کا کمرہ بنوا دینے کا اقرار کیا۔ خلیفہ عماد الدین نے سررشتہ تعلیم پنجاب کے مسلمان ملازموں کیطرف سے چار ہزار روپے میں کالج کا بڑا کمرہ بنانے کا اعلان کیا۔ اور منجملہ چار ہزار کے دو ہزار روپے ادا کر دیئے۔ ایک اور بڑے کمرہ کے لئے امرتسر کے شیخ عبد الواحد نے دو ہزار اور شیخ اصغر علی صاحب نے دو ہزار دینے کا وعدہ کیا۔ ڈاکٹر محمد صادق کی اہل خانہ نے از راہ کمال فیاضی اپنا زیور بیچکر چودہ ہزار روپے یتیم لڑکیوں کی تعلیم و پرورش کے لئے مرحمت کئے۔ انجمن مذکور اس سال تعلیم پر نوے ہزار روپیہ خرچ کریگی۔

امرتسر کی چیف خالصہ دیوان نے بھائی کرم سنگھ کو افغانستان بھیجنے کا بندوبست کر دیا ہے۔ بھائی کرم سنگھ افغانستان میں دورہ کر کے سکھوں کے تمام مندروں کا حال معلوم کرینگے۔ (دیکھو نہو امیر صاحب کی صلح کل پالسی کے نتائج ہیں)

بیت المقدس کے قریب کوہ زیتون میں جرمنی باشندوں نے ایک عمارت کا بنیادی پتھر ترکی گورنر بیت المقدس کے سامنے رکھا گیا۔ قیصر جرمنی نے بذریعہ تار اپنی عمدہ خواہشات کا اظہار کیا۔

ہیگ کانفرنس۔ برٹش گورنمنٹ ہیگ کے بین الاقوامی جلسہ پنچایت کے پروگرام میں اس تجویز کے داخل کرنے پر برابر زور دے رہی ہے کہ تمام سلطنتیں آپس کے خوف اور رقابت سے اپنے فوجی اور بحری خرچ کو ہر سال زیادہ کر کے قرضہ کے بوجھ میں دبی جاتی ہیں کانفرنس میں ایسی کوئی تجویز قائم کر کے اس پر عملدرآمد کیا جاتا ہے کہ جس کے مطابق تمام سلطنتیں اپنی اپنی فوجی قوت کو گھٹا کر ایک مقررہ تناسب کی تعداد قائم کر دیں۔ برٹش گورنمنٹ نے یہ بھی اپنی خواہش ظاہر کر دی ہے کہ ہیگ کانفرنس کی ایک کمیٹی اس تجویز پر غور و خوض کرنے کے لئے مقرر کیجائے۔ مگر شرط یہ ہے کہ اس کمیٹی میں کوئی بری یا بحری فوجکا افسر ممبر مقرر نہ کیا جاوے (سب دکہلانے کے دانت ہیں۔ کہانے کے اور ہیں)

امیر صاحب کا دربار جلال آباد میں ملاقونسے مباحثہ جلال آباد میں ۱۸ مارچ کو نوروز کے دن امیر صاحب نے ایک عظیم دربار کیا اس دربار میں امیر صاحب نے اپنے آئندہ ارادوں کی نسبت کوئی بات ظاہر نہیں فرمائی۔ اور نہ کچھ یہ ذکر کیا۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا سے ہمارے تعلقات میں کچھ تبدیلی ہو گئی ہے یا نہیں تمام اقوام کے سردار اور بڑے بڑے ملا اس دربار میں موجود تھے۔ دربار کے بعد حسب معمول امیر صاحب نے تحائف اور انعامات عطا فرمائے۔

امیر صاحب بہت جلد سیاحت فرمائینگے۔ مسٹر ہنری میکمہن نے کوئٹہ پہونچکر بلوچستان کی چیف کمشنری کا چارج لیا۔ اسموقعہ پر خیر مقدم کے ایڈرس کے جواب میں مسٹر ہنری میکمہن نے فرمایا کہ ہزمیجسٹی امیر صاحب کو اس مرتبہ دوران سیاحت ہندوستان میں کوئٹہ نہ آنے پر افسوس رہا مگر امید ہے کہ امیر صاحب عنقریب کوئٹہ میں تشریف لا کر اپنے دیدار سے اہالیان کوئٹہ کو فرد مشرف فرمائینگے اس بنا پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ امیر صاحب سیاحت ہندوستان یا سیاحت انگلستان و یورپ عنقریب پھر فرمائینگے۔

نسخہ جات خود بنالو

بال اکھاڑ پوڈر

صابون

کافور — گولی — کلاس

امرت کی دھارا

مالک ورکس ... ایڈیٹر

چوک متی لاہور